



سوال

(63) مصیبت کی حالت میں لوگوں کے مختلف مراتب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو کسی مصیبت کے نازل ہونے کی وجہ سے ناراضگی کا اظہار کرے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مصیبت کی حالت میں لوگ چار مراتب پر ہوتے ہیں:

پہلا مرتبہ: ناراضگی کا ہے اور اس کی حسب ذیل اقسام ہیں:

انسان دل سے ناراضی کا اظہار کرے، یعنی اپنے رب تعالیٰ سے ناراض ہو جائے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے مقدر میں جو لکھ رکھا ہے، اس کی وجہ سے وہ اپنے رب تعالیٰ پر غصے کا اظہار کرے، تو یہ حرام ہے اور بسا اوقات یہ ناراضگی کفر تک بھی پہنچا دیتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْزُذُ بِاللَّهِ عَلَىٰ حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فَحْمَةٌ انْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ الَّذِي نَالَهُ الْآخِرَةَ... سورة الحج

”اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے کہ وہ کنارے (شک) پر اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ اگر اس کو کوئی (دنیاوی) فائدہ پہنچے تو اس کے سبب مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر کوئی آفت آ پڑے تو منہ کے بل لوٹ جاتا ہے (کفر کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے) اس نے دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی، یہی تو نقصان صریح ہے۔“

* ناراضگی کا اظہار زبان سے ہو اور بلا وجہ زبان سے تباہی و بربادی کو پکارنے لگے یہ اور اس طرح کی چیزیں اختیار کرے، تو یہ بھی حرام اور شرعاً ممنوع ہیں۔

* ناراضی کا اظہار اعضا سے کرے، مثلاً: یہ کہ رخساروں پر ٹھنچے مارے، گریبان پھاڑے اور بال نوچے۔ یہ تمام کام بھی حرام اور واجب صبر کے منافی ہیں۔

دوسرا مرتبہ:

صبر ہے جیسا کہ شاعر نے کہا:



الصَّبْرُ مِثْلُ انْتِهَى مَرْذَأَتِهِ

لَكِنْ عَوَاقِبُهُ أَغْلَى مِنَ الْعَسَلِ

”اگرچہ صبر کا ذائقہ اپنے نام کی طرح کڑوا ہے لیکن اس کے نتائج شہد سے بھی زیادہ شیریں ہیں۔“

مراد یہ ہے کہ انسان دیکھتا ہے کہ یہ چیز اس کے لیے بہت ثقیل ہیں مگر وہ اسے برداشت کر لیتا ہے۔ گو وہ اس کے وقوع پذیر ہونے کو پسند نہیں کرتا، لیکن اس کا ایمان ناراض ہونے سے اسے بچا لیتا ہے۔ مصیبت کا وقوع اور عدم اس کے نزدیک برابر نہیں ہیں۔ صبر کرنا واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صبر کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

وَاصْبِرْ وَالْإِنِّ اللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۚ ۶۱ ... سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ

”اور صبر سے کام لو کہ اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔“

تیسرا مرتبہ:

رضا کا ہے کہ انسان مصیبت پر راضی برضا ہو جائے حتیٰ کہ اس کے نزدیک مصیبت کا وجود اور عدم برابر محسوس ہونے لگے۔ مصیبت کا وجود اس پر گراں گزرے نہ وہ اس کے لیے بھاری بوجھ بنے بلکہ اس کا ایمان ناراضگی میں مبتلا ہونے سے اس کے لئے آڑ بن جائے۔ یہ بات مستحب ہے اور راجح قول کے مطابق یہ واجب نہیں ہے۔ اس مرتبہ اور اس سے پہلے مرتبہ میں فرق ظاہر ہے کیونکہ اس کے نزدیک مصیبت کا وجود اور عدم رضا کے اعتبار سے برابر نہیں ہیں لیکن ایسا کرنا اس کے لئے واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس موقع سے صبر کرنے کا حکم دیا ہے (وَاصْبِرْ وَالْإِنِّ اللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ) [اسوال اور صبر کرو اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

چوتھا مرتبہ:

شکر کا ہے، جو تمام مراتب سے اعلیٰ ترین مرتبہ ہے، یعنی انسان مصیبت کے پہنچنے پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ یہ مصیبت اس کے گناہوں کا کفارہ اور اس کی نیکیوں میں اضافے کا موجب ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«تَا مِّنْ مُّصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّىٰ الشُّكْرُ يُشَاكُنَا» (صحیح البخاری، المرض، باب ماجاء فی کفارة المرض... ح: ۵۶۳۰ و صحیح مسلم، البر والصلة، باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ من مرض، ح: ۲۵۷۲)

”مسلمان کو جو مصیبت بھی پہنچتی ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے حتیٰ کہ اسے جھینے والے کانٹے کو بھی اللہ تعالیٰ (اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے)۔“

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام



عقائد کے مسائل : صفحہ 33

[محدث فتویٰ](#)